بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم ۲۲

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۲۶ ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ، ۲۴ تبلیغ ۱۳۵۰ ہش، ۲۴ فروری ۱۹۷۱ء | نمبر ۴۵

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے البتہ کل ہلکی سردرد کی شکایت ہوگئی"

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۲۲ر تبلیغ۔ آج حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی بعد دوپہر ہلکی سردرد کی شکایت ہوگئی۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ کا معاملہ ہر ایک شخص سے بقدر تعلق ہوتا ہے

گو محبوبینِ الٰہی پر مصائب بھی آتے ہیں مگر نصرتِ الٰہی نمایاں طور پر ان کے شاملِ حال ہوتی ہے

"خدا تعالیٰ کا معاملہ ہر ایک شخص سے بقدر تعلق ہوتا ہے اور گو محبوبینِ الٰہی پر مصائب بھی پڑتی ہیں مگر نصرتِ الٰہی نمایاں طور پر ان کے شامل حال ہوتی ہے اور غیرتِ الٰہی ہرگز ہرگز گوارا نہیں کرتی کہ ان کو ذلیل اور رسوا کرے اور اس کی محبت گوارا نہیں کرتی کہ ان کا نام دنیا سے مٹا دے۔ اور کرامات کی اصل بھی یہی ہے کہ جب انسان اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا کا ہو جاتا ہے اور اسمیں اور اسکے رب میں کوئی حجاب باقی نہیں رہتا اور وہ وفا اور صدق کے تمام ان مراتب کو پورے کر کے دکھلاتا ہے جو حجاب سوز ہیں تب وہ خدا کا اور اس کی قدرتوں کا وارث ٹھہرایا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ طرح طرح کے نشان اسکے لئے ظاہر کرتا ہے جو بعض بطور دفع شر ہوتے ہیں اور بعض بطورِ افاضۂ خیر اور بعض اُس کی ذات کے متعلق ہوتے ہیں اور بعض اس کے اہل و عیال کے متعلق اور بعض اس کے دشمنوں کے متعلق اور بعض اس کے دوستوں کے متعلق اور بعض اس کے اہل وطن کے متعلق اور بعض عالمگیر اور بعض زمین سے اور بعض آسمان سے۔ غرض کوئی نشان ایسا نہیں ہوتا جو اس کے لئے دکھلایا نہیں جاتا اور یہ مرحلہ وقت طلب نہیں اور کسی بحث کی اسجگہ ضرورت نہیں۔ کیونکہ اگر درحقیقت کسی شخص کو یہ تیسرا درجہ نصیب ہوگیا ہے جو بیان ہو چکا ہے تو دنیا ہرگز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ہر ایک جو اس پر گرے گا وہ پاش پاش ہو جائے گا۔ اور جس پر وہ گرے گا اس کو ریزہ ریزہ کر دے گا کیونکہ اس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ اور اُس کا منہ خدا کا مُنہ ہے۔ اور اس کا وہ مقام ہے جس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۵۰-۵۱)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۳ر تبلیغ۔ جیساکہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے آمین۔

مکرم مولوی محمد عیسیٰ صاحب ۲۴ر فروری بروز بدھ بذریعہ چناب ایکسپریس اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے ممالکِ بیرون روانہ ہو رہے ہیں مقامی احباب آپ کو صبح سوا نو بجے سٹیشن پر پہنچ کر اپنی دُعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔

(وکالتِ تبشیر)

مکرم ڈاکٹر خلیل الرحمٰن صاحب نشتر ہسپتال ملتان دو سال کے لئے لیبیا تشریف لے گئے ہیں آپ کا تقرر کینسر سپیشلسٹ کے طور پر ہوا ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد و نصرت فرمائے۔ انہیں بخیریت وہاں رکھے اور بخیریت واپس لائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشنری ٹریننگ کالج سالٹ پانڈ، غانا

مغربی افریقہ کی جملہ جماعتوں کے لئے مقامی مبلغ تیار کرنے کی غرض سے غانا میں تحریک جدید کا ایک احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج قائم ہے۔ اس کے نتائج اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت خوشکن ہیں۔ بعض طالب علم جو اس کالج کے فارغ التحصیل ہیں آج کل ربوہ میں مزید تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مشنری کالج کے طلباء اور اساتذہ کو احسن طریق پر علم کے حصول اور تدریس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس کالج کے موجودہ پرنسپل مکرم عبدالحکیم صاحب جوزا ہیں۔

وکالت تبشیر

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ تبلیغ ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان اور اعمال صالحہ

از روئے اسلام انسان اسی صورت میں فلاح پا سکتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر محکم ایمان پیدا کرے اور ساتھ ہی نیک اعمال بجا لائے نیک اعمال سے مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی عملی زندگی خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق ترتیب دے اس کی تاکید اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار فرمائی ہے۔ شروع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ذالك الكتاب لا ريب فيه هدًى للمتقين
الذين يؤمنون بالغيب ويقيمون الصلوٰة
ومما رزقنٰهم ينفقون۔

یعنی قرآن کریم بلا شک و شبہ متقیوں کے لئے ہدایت ہے جو غیب یعنی اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں رزق دیا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق خرچ کرتے ہیں۔

یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے ایمان اور اعمال صالحہ کی تاکید فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ اہل تقویٰ کے لئے ہدایات قرآن کریم میں دی گئی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان بھی لاتے ہیں اور اعمال صالحہ بھی بجا لاتے ہیں۔

اعمال صالحہ میں عبادات اور معاملات دونوں شامل ہیں۔ یعنی ایک طرف تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور دوسری طرف وہ اس دنیا کے معاملات کو اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق نباہتے ہیں اس طرح اعمال کے یہ دونوں پہلو اعتدال کے ساتھ نگاہ رکھنے سے ہی انسان فلاح حاصل کر سکتا ہے

اسلام کے اس معتدل اصول کے برخلاف انسان اکثر ایک یا دوسرے پہلو میں غلو کر جاتا ہے اور اس طرح زندگی کا توازن درہم برہم جاتا ہے جس کی وجہ سے معاشرہ میں برائیاں در آتی ہیں اور یہی برائیاں دراصل دینی اصطلاح میں گناہ کہلاتی ہیں

گناہ کی وجہ سے انسانی معاشرہ خطرناک بن جاتا ہے ہر مذہب کی ابتداء اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوئی ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے فرستادگان کے ذریعہ کرتا ہے مگر جب نبی اللہ کی تعلیمات امتداد زمانہ کی وجہ سے بے اثر ہو جاتی ہیں لوگ دین کے ایمانی اور عملی دونوں پہلوؤں میں بے اعتدالی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

اس کی مثالیں آریہ مت اور عیسائیت پیش کرتی ہیں آریہ مت کے پیروؤں نے سارا زور اعمال پر ڈال دیا ہے اور ایمان باللہ میں کمزوری پیدا کی ہے اور عیسائیوں نے سارا زور ایمان پر دیا ہے اور اعمال کو نظر انداز کر دیا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اپنی اپنی جگہ ہر قوم کو فکر لگا ہوا ہے کہ ہم گناہ سے پاک ہو جاویں مثلاً آریہ صاحبان نے تو یہ بات رکھی ہوئی ہے کہ بجز گناہ کی سزا کے اور کوئی صورت پاک ہونے کی ہے ہی نہیں ایک گناہ کے بدلے کئی لاکھ جونیں ہیں جب تک انسان ان جونوں کو نہ بھگت لے وہ پاک ہی نہیں ہو سکتا۔ مگر اس میں بڑی مشکلات ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ جب کہ تمام مخلوقات گناہ گار ہی ہے تو اس سے نجات کب ہوگی؟ اور اس سے بھی عجیب بات یہ ہے کہ ان کے ہاں یہ امر مسلّمہ ہے کہ نجات یافتہ بھی ایک عرصہ کے بعد مکتی خانہ سے نکال دئے جاویں گے تو پھر اس نجات سے فائدہ ہی کیا ہوا؟ جب یہ سوال کیا جاوے کہ نجات پانے کے بعد کیوں نکالتے ہو تو بعض کہتے ہیں کہ نکالنے کے لئے ایک گناہ باقی رکھ لیا جاتا ہے۔ اب غور کر کے بتاؤ کہ کیا یہ قادر خدا کا کام ہو سکتا ہے؟ اور پھر عجیب کہ ہر نفس اپنے نفس کا خود خالق ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس کا خالق ہی نہیں (معاذ اللہ) تو اسے حاجت ہی کیا ہے کہ وہ اس کا ماتحت رہے۔

دوسرا پہلو عیسائیوں کا ہے انہوں نے گناہ سے پاک ہونے کا ایک پہلو سوچا ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کو خدا اور خدا کا بیٹا مان لو اور پھر یقین کر لو کہ اس نے ہمارے گناہ اٹھا لئے اور وہ صلیب کے ذریعہ لعنتی ہوا۔ نعوذ باللہ من ذالک اب غور کرو کہ حصولِ نجات کو اس طریق سے کیا تعلق؟ گناہوں سے بچانے کے لئے ایک اور بڑا گناہ تجویز کیا کہ انسان کو خدا بنایا گیا کیا اس سے بڑھ کر کوئی اور گناہ ہو سکتا ہے؟ پھر خدا بنا کر اسے معاً ملعون بھی قرار دیا اس سے بڑھ کر گستاخی اور بے ادبی اللہ تعالیٰ کی کیا ہوگی؟ ایک کھاتا پیتا حوائج کا محتاج خدا بنا لیا گیا۔ حالانکہ توریت میں لکھا تھا کہ دوسرا خدا نہ ہو نہ آسمان پر نہ زمین پر۔ پھر دروازوں اور چوکھٹوں پر یہ تعلیم لکھی گئی تھی اس کو چھوڑ کر یہ نیا خدا تراشا گیا جس کا کچھ بھی پتہ توریت میں نہیں ملتا"۔

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۵۴ تا ۲۵۵)

کتاب مکنون

(ماخوذ از تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بتقریب دعوتِ استقبالیہ مسلم کانگریس سیرالیون بمقام فری ٹاؤن بتاریخ ۸ مئی ۱۹۷۰ء)

شام و پگاہ کا جہاں
ایک محیطِ بیکراں
وقت کی شاہراہ پر
آدمی ہے رواں دواں

ہر نئے موڑ سے پرے
آئیں گے کیسے مرحلے
دیدۂ سست نگاہ پر
کھلتے نہیں یہ مسئلے

(الفضل ۲ احسان ۱۳۴۹ ہش)

ہر نئے موڑ کے نشاں
ہر نئے موڑ پر عیاں
کھلتے ہیں وقت وقت پر
اُمّ الکتاب کے بیاں

قلب و نظر کی جستجو
کرتی ہے کام چار سُو
پیشِ نظر رہے اگر
آیۂ لا یمسّہٗ

(عبید اللہ علیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(قسط ۲)

احمدیت ـــــ اسلام کی نشأۃ ثانیہ

(تقریر محترم مولانا عبدالمالک خانصاحب بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء)

ایک کارروائی جس سے تمام مخالف مذاہب پر حجت پوری ہوگئی ہے آپ کی طرف سے یہ ہے کہ آپ نے عام اعلان کیا کہ

"آسمانی نشان اور برکات اور پرشیر کے شکتی کے کام صرف اسلام میں ہی پائے جاتے ہیں اور دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں کہ ان نشانوں میں اسلام کا مقابلہ کر سکے۔ اس بات کے لئے خدا تعالیٰ نے تمام مخالفین کو ملزم اور لاجواب کرنے کے لئے مجھے پیش کیا ہے اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ ہندوؤں اور عیسائیوں اور سکھوں میں ایک بھی نہیں کہ جو آسمانی نشانوں اور قبولیتوں اور برکتوں میں میرا مقابلہ کر سکے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ زندہ مذہب وہی مذہب ہے جو آسمانی نشان ساتھ رکھتا ہو اور کامل امتیاز کا نور اس کے سر پر چمکتا ہو سو وہ اسلام ہے۔ کیا عیسائیوں میں یا سکھوں میں یا ہندوؤں میں کوئی ایسا ہے کہ اس میں میرا مقابلہ کر سکے؟ سو میری سچائی کے لئے یہ کافی حجت ہے کہ میرے مقابل پر کسی قدم کو قرار نہیں اب جس طرح چاہو اپنی تسلی کر لو کہ میرے ظہور سے وہ پیشگوئی پوری ہوگئی جو براہین احمدیہ میں قرآنی منشاء کے موافق تھی اور وہ یہ ہے هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ"
(تریاق القلوب ص۵۴)

جدید علم کلام

حضرت بانیٔ سلسلہ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے جدید علم کلام کی بنیاد ڈالی۔ آپ کے زمانہ بحث و مباحثہ کا رنگ یہ ہوتا تھا کہ ایک فریق دوسرے فریق پر جو چاہتا اعتراض کرتا چلا جاتا تھا اور اپنی نسبت بھی جو چاہتا تھا کہتا چلا جاتا تھا اور جس کو جہاں سے جو اچھی بات معلوم ہوتی وہ اسے اپنے مذہب کی طرف منسوب کر دیتا تھا اس طریق کار کی وجہ سے لوگوں کو حق کے پرکھنے میں دشواری تھی آپ نے اس رائج الوقت طریق کو بدل کر جدید علم کلام کی بنیاد ڈالی اور قرآن کریم کی ہدایات کی روشنی میں ایسے زرّیں اصول بیان فرمائے جن سے مذہبی گفتگو کی ایسی حدود و قیود مقرر ہوگئیں کہ جن سے لوگ حق کو بآسانی پا سکتے ہیں۔

پہلا اصل آپ نے یہ بیان فرمایا کہ ہر مذہب کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے قیام کا جو مقصد قرار دے وہ اس بات کا بھی ثبوت مہیّا کرے کہ وہ مقصد اس مذہب کو اختیار کرنے سے حاصل ہو جاتا ہے جس کا پورا کرنا اس مذہب کا کام ہے اس اصل کا یہ نتیجہ نکلا کہ تمام مذاہب اسلام کا مقابلہ نہ کر سکے کیونکہ کہنے کو وہ بھی اسلام کی طرح یہی تھے کہ ان کے مذہب کا مقصد بھی یہی تھا کہ مخلوق کا خالق سے رشتہ قائم ہو لیکن وہ کسی ایسے انسان کا پتہ نہیں دے سکتے تھے کہ جس سے خالق نے اپنا تعلق پیدا کیا ہو۔ یہ شرف اسلام کو حاصل تھا چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ نے تحریر فرمایا۔

"مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے کہ اگر کوئی سخت دل عیسائی یا ہندو یا آریہ میرے ان گذشتہ نشانوں سے جو روز روشن کی طرح نمایاں ہیں انکار بھی کر دے اور مسلمان ہونے کے لئے کوئی نشان چاہے اور اس بارے میں بغیر کسی بیہودہ حجت بازی کے جس میں بدنیتی کی بو پائی جائے سادہ طور پر یہ اقرار بذریعہ کسی اخبار کے شائع کر دے کہ وہ کسی نشان کو دیکھنے سے گو کوئی نشان ہو لیکن انسانی طاقتوں سے باہر ہو اسلام کو قبول کر لے گا تو میں امید رکھتا ہوں کہ ابھی ایک سال پورا نہ ہوگا کہ وہ نشان دیکھ لے گا کیونکہ میں اس زندگی میں سے نور لیتا ہوں جو میرے نبی متبوع کو ملی ہے کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔" (تریاق القلوب ص۶-۷)

پھر فرمایا ہے:۔

"اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق و مغرب میں آباد ہو میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کا مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔" (ایضاً ص۶)

دوسرا اصل آپ نے یہ بیان کیا کہ ہر مذہب کی الہامی کتاب کا یہ فرض ہے کہ وہ خود دعویٰ بیان کرے اور خود ہی دلیل بھی پیش کرے تاکہ دنیا پر یہ روشن ہو جائے کہ خدا تعالیٰ کی کتاب انسانی وکالت کی محتاج نہیں یہ اصل ایسا زبردست تھا کہ دنیا کے مذاہب علمی لحاظ سے اس اصل کے ماتحت شکست کھا گئے اور کوئی بھی اسلام کے مقابلہ میں ایسا نہ کر سکا چنانچہ جلسہ مذاہب عالم میں جو ۱۸۹۶ء میں بمقام لاہور منعقد ہوا اس میں منتظمین نے جن پانچ سوالوں کے جواب مختلف مذاہب کے راہنماؤں سے بیان کرنے کے لئے کہا تھا ان میں سے کسی مذہب نے سوالوں کا جواب ان مذہبی کتب سے نہیں لیا۔ سوائے حضور کے آپ نے ان پانچوں سوالات کا جواب قرآن کریم سے دیا۔ اور دنیا نے یک زبان ہو کر قرآنی علوم کی عظمت کا اعتراف کیا چنانچہ اخبار چودھویں صدی نے لکھا۔

"ان لیکچروں میں سب سے عمدہ اور بہترین لیکچر جو جلسہ ...... کی روح رواں تھا مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) کا لیکچر تھا جس کو مشہور فصیح البیان مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے پڑھا ..... تمام سامعین لٹو ہو گئے۔ فقرہ فقرہ پر صدائے آفرین و تحسین بلند تھی اور بسا اوقات ایک ایک فقرہ کو دوبارہ پڑھنے کے لئے حاضرین کی طرف سے فرمائش کی جاتی تھی عمر بھر ہمارے کانوں نے ایسا خوش آئند لیکچر نہیں سنا۔ مرزا صاحب نے کل سوالوں کے جواب قرآن شریف سے دئے ... مرزا صاحب کے لیکچر میں بے شمار معارف و حقائق و حکم و اسرار کے موتی چمک رہے تھے۔"

تعلق باللہ

آپ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے تمام ہدایتوں میں سے مقدم ہدایت یہ پیش کی اور اس پر بڑا زور دیا کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ رشتہ کو مضبوط کیا جائے اس کے بغیر کوئی اسلامی ترقی ممکن نہیں چنانچہ آپ نے یہ اعلان فرمایا۔

"میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں ..... کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی اور مجھے جواہرات کی معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کر دوں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا۔ اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔"

(اربعین ۱ ص۲)

آپ نے صرف یہی نہیں کیا کہ اس سے تعلق پیدا کرنے کی تلقین فرمائی ہو کیونکہ کہنے والے تو آج بھی کہتے ہیں کہ خدا ہے لیکن نہ ماننے والے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ پس اس کے لئے طالب حق کے واسطے ایک اور چیز کی ضرورت تھی اور وہ یہ کہ خدا کی طرف جو صفات منسوب کی جاتی ہیں ان کے مظاہر بھی ساتھ ہی ساتھ دنیا کے سامنے پیش کئے جائیں۔ اور وہ محض قصّہ اور کہانیوں کے طور پر نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ ان کا ثمرہ اتنا زیادہ نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ تمام امور مشہودات کے رنگ میں ہوں تا خدا کی ہستی پر درخشاں و تاباں یقین پیدا ہو۔ اس نقطۂ نگاہ کے ماتحت آپ نے اپنے وجود کے ذریعے ان صفاتِ الٰہیہ

کو پیش کیا جو قرآن میں مذکور ہیں۔ مثلاً

اسلام کہتا ہے کہ خدا خالق ہے، وہ شافی و کافی ہے آپ نے ایسے نشانات پیش کئے جن سے خدا کی یہ صفات جلوہ گر ہوئیں اور دنیا کے ایمان کا موجب بنیں آپ نے یہ ظاہر فرمایا کہ خدا کا خالق بالارادہ ہونا اسی طرح ظاہر ہو سکتا ہے کہ جہاں دُنیا میں پیدائش ممکن سمجھی جائے وہاں خلق کو روک دے اور جہاں پیدائش ناممکن سمجھی جائے وہاں پیدا کر دے تا انسان کو اس بات کا قطعی یقین ہو جائے کہ خدا ہی خالق بالارادہ ہے اور یہی حال دیگر صفات کا ہے۔ آپ نے اس سلسلہ میں کئی نشان پیش کئے چنانچہ ایک نشان یہ تھا کہ عطا محمد صاحب پٹواری کی تین بیویاں تھیں لیکن ان کی اولاد نہ ہوتی تھی۔ تب ایک احمدی کے توجہ دلانے پر انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک عاجزانہ خط لکھا۔ اور اولاد کے لئے دعا کی درخواست کی اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ مجھے آپ کی دعا کے اثر کا یقین تب ہوگا جبکہ یہ گوہر مراد اس بیوی سے نصیب ہو جس سے میں چاہتا ہوں لیکن میں آپ کو بتاؤں گا نہیں آپ نے جناب الٰہی میں دعا کی جو قبول ہوئی اس پر آپ نے ان کو لکھا کہ خدا آپ کو اولاد عطا کرے گا اور اسی بیوی سے کرے گا جس سے آپ چاہتے ہیں اور اولاد بھی نرینہ ہوگی اور برومند۔ البتہ شرط یہ ہے کہ آپ حضرت ذکریا والی دعا اور طریق اختیار کریں، خدا نے انہیں اُسی بیوی سے جس کی بابت دایہ نے انہیں خبر دی تھی کہ اس سے اولاد نہ ہو سکے گی بچہ عطا کیا اور وہ برومند ہوا یہ فرزند ہمارے شیخ عبدالحق صاحب انجنیئر ہیں اس کے بالمقابل آپ نے اپنے جدی خاندان کی بابت خدا سے علم پا کر یہ خبر دی۔

یَنْقَطِعُ اٰبَآؤُكَ وَیُبْدَءُ مِنْكَ
تَرٰی نَسْلًا بَعِیْدًا۔

(تذکرہ ایڈیشن سوم صفحہ ۳۶۵)

یعنی آپ کے ذریعہ سے خدا آئندہ خاندان کی بُنیاد ڈالے گا اور جدی خاندان کی نسل منقطع ہو جائیگی۔

چنانچہ اس الہام کے بعد آپ کے جدّی خاندان کی نسل میں جہاں پیدائش کا سلسلہ جاری تھا بند کر کے خدا نے اپنا خالق بالارادہ ہونا ظاہر فرمایا۔

اسی طرح آپ نے صفت شفا کے ماتحت شافی بالارادہ خدا سے دنیا کو روشناس کرایا۔ عبدالکریم نامی ایک طالب علم حیدر آباد دکن سے تعلیم کی غرض سے قادیان آیا۔ اس کو دیوانے کتے نے کاٹ لیا۔ علاج کے لئے اسے کسولی بھجوایا گیا وہ اچھا ہو گیا مگر تھوڑے عرصہ کے بعد آثار دیوانگی عود کر آئے۔ جس کی اطلاع کسولی بھجوائی گئی۔ تو وہاں سے جواب ملا۔

"sorry nothing can be done for Abdul Karim."

"افسوس عبدالکریم اب لا علاج ہے
لئے کچھ نہیں کیا جا سکتا۔"

جب حضور کو اس کی اطلاع ملی تو آپ کو بہت رنج ہوا آپ نے اس کے حق میں دعا کی خدا نے آپ کو ایک دوائی بتائی جو اسے دی گئی حضرت سید ولی اللہ صاحبؓ سابق ناظر اصلاح وارشاد نے مجھے بتایا کہ

وہ اس وقت موجود تھے یا تو عبدالکریم پانی سے ڈرتا تھا یا پھر خدا نے اس پر اس قدر جلد فضل کیا کہ وہ کھڑا ہؤا اور پانی طلب کیا۔"

دُنیا کی تاریخ میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی کہ ہائیڈروفوبیا کا مریض اچھا ہو گیا ہو لیکن خدا نے حضور کے ذریعے سے یہ معجزہ دکھایا اور ثابت کر دیا کہ وہ شافی بالارادہ ہے۔

پھر خدا کی ایک صفت کافی ہے یعنی وہ اپنے بندوں کی ضروریات خود پوری کرتا ہے۔ اس صفت کی جلوہ گری بھی کئی طریقوں سے آپ کے ذریعہ ظہور میں آئی۔ چنانچہ جب آپ کے والدِ ماجد کا انتقال ہؤا آپ فرماتے ہیں کہ لمحہ بھر کے لئے آپ کو یہ احساس ہؤا کہ بہت سے امورِ معاش آپ کے والد کے ذریعہ طے پاتے تھے اب کیا ہوگا۔ تو آپ کو الہام ہؤا۔

"اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ"

(تذکرہ ایڈیشن سوم صفحہ ۲۵)

یعنی کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔

اس الہام سے آپ کو بڑی خوشی ہوئی آپ نے قادیان کے ہندوؤں کو اس سے آگاہ کیا اور انہی میں سے ایک کو امرتسر بھیج کر ایک انگشتری پر اس الہام کو کندہ کرایا پھر ساری زندگی خدا نے آپ کی کفالت کی۔ اور آپ کی تمام ضروریات کو مہیا کیا چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں۔

لُفَاظَاتُ الْمَوَائِدِ کَانَ اُکُلِیْ
فَصِرْتُ الْیَوْمَ مِطْعَامَ الْاَھَالِیْ

یعنی پہلے دستر خوانوں کے نیچے کھچے ٹکڑے میری غذا ہوتی تھی پھر خدا نے یہ فضل کیا کہ کئی خاندانوں کی پرورش کا موجب مجھے بنا دیا۔

پھر خدا تعالیٰ کی عظمت کے اظہار کے لئے آپ نے یہ واضح فرمایا کہ یہ جو لوگوں میں خیال پیدا ہو گیا ہے کہ خدا تعالیٰ اب کسی سے ہمکلام نہ ہوگا یہ مذہب کی روح کے خلاف ہے کیونکہ انسان کی فطرت میں محبت کرنے کا جذبہ پایا جاتا ہے اسی طرح محبت کیے جانے کی خواہش بھی اس کے اندر پیدا کی گئی ہے انسان جب کسی سے محبت کرتا ہے تو اس کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا محبوب اس کی محبت کا جواب دے۔ اس کے کلام سے خوش وقت ہو اور تشنہ کام عشق کو لقاء کا جام پلائے۔

پس جب اللہ تعالیٰ نے انسان کے دل میں اپنی محبت کا بیج بویا ہے اور محبت کیے جانے کا جذبہ بھی اس نے رکھا ہے تو پھر یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ سچے مذہب کا یہ فرض ہے کہ وہ یہ بشارت دے کہ خدا تعالیٰ بھی محبّت کے جواب میں اس بندے سے محبّت کرے گا اور اپنے شیریں کلام سے نوازے گا۔ ورنہ ایک طرف آگ لگا دینا اور تڑپ پیدا کر دینا اور دوسری طرف اس کا جواب پیدا نہ کرنا عذاب ہے اور ہرگز تسلیم نہیں کیا جا سکتا کہ انسان کو عذاب کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ خدا نے جو فرمایا

"ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزّل علیکم الملٓئکۃ الّا تخافوا ولا تحزنوا یعنی جن لوگوں نے اپنے قول اور فعل سے بتا دیا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر انہوں نے استقامت دکھائی ان پر فرشتوں کا نزول ہوتا ہے اب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ فرشتوں کا نزول ہو اور مخاطبہ نہ ہو۔ نہیں بلکہ وہ انہیں بشارتیں دیتے ہیں یہی تو اسلام کی خوبی اور کمال ہے جو دوسرے مذاہب کو حاصل نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۳۲)

پھر فرماتے ہیں۔

"مذہب وہی مذہب ہے جو زندہ مذہب ہو اور زندگی کی روح اپنے اندر رکھتا ہو اور زندہ خدا سے ملاتا ہو اور میں صرف یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ خدا تعالیٰ کی پاک وحی سے غیب کی باتیں میرے پر کھلتی ہیں اور خارق عادت امر ظاہر ہوتے ہیں بلکہ یہ بھی کہتا ہوں کہ جو شخص دل کو پاک کرے اور خدا اور رسول پر سچی محبت رکھ کر میری پیروی کرے گا وہ بھی خدا تعالیٰ سے یہ نعمت پائے گا۔ پس یہ اسلامی حقیقت اور میری حقانیت کی ایک زندہ دلیل ہے۔"

(اربعین)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امتیازی شان

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے ایک اور نہایت ضروری امر یہ تھا کہ انبیاء کی امتیں از روئے شریعت اس امر کے لئے مکلف کی گئی تھیں کہ وہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں اس سے آپؐ کی وہ امتیازی شان جو بلحاظ مقام و مرتبہ اور بلحاظ افاضۂ کمال آپ کو تمام انبیاء پر حاصل تھی دنیا میں واضح کی جاتی تاکہ دیگر انبیاء کے ماننے والے اس امتیازی شان کی وجہ سے آپ کی طرف رجوع کرتے اس سلسلہ میں آپ نے قرآن کریم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ بلند ترین مقام اور مرتبہ بیان کیا جو دنیا میں نہ کسی کو کبھی حاصل ہؤا اور نہ کبھی ہو سکتا ہے۔ (باقی)

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم چوہدری نذیر احمد صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا نکاح مسجد محمود ربوہ میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے مورخہ ۱۷/۲/۷۱ کو بعد نماز ظہر بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر عزیزہ صدیقہ علیمہ صاحبہ بنت حاجی محمد رمضان صاحب محلہ دارالعلوم ربوہ سے پڑھا۔ احباب جماعت اس کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار (چوہدری) محمد سعد اللہ
ریٹائرڈ پٹواری ساکن موضع
کوٹ محمد یار نزد چنیوٹ)

درخواستِ دعا

(۱) میرے بیٹے عزیزم چوہدری صفی اللہ خان ایم ایس سی اپنی اعلیٰ تعلیم کے سلسلہ میں ایک بین الاقوامی کیمیکل کانفرنس میں جو کہ جاپان میں منعقد ہو رہی ہے۔ پیش کر رہے ہیں۔ عزیز کی اعلیٰ و نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

خاکسار عطاء اللہ خان
محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ

(۲) سید شرافت حسین صاحب پروپرائٹر نیو احمدیہ فرنیچر سٹور کراچی پر فالج کا حملہ ہؤا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت عاجلہ و کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (بیگم سیّد شرافت حسین بندر روڈ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق لجنہ اماء اللہ لاہور کا جلسہ

مورخہ ۲۸ فروری بروز اتوار صبح ۹ بجے مسجد دارالذکر میں لجنہ لاہور کے زیر انتظام جلسہ مصلح موعود منعقد ہوگا ممبرات زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر استفادہ کریں۔

اسی دن جلسہ سے پہلے یعنی ۹ بجے مجلس عاملہ کا اجلاس بھی ہوگا صدر صاحبان حلقہ جات رپورٹیں اور چندے ہمراہ لیکر وقت مقررہ پر پہنچنے کی کوشش کریں نیز سیکرٹریان ناصرات و تعلیم بھی تشریف لا کر شامل اجلاس ہوں جلسہ مصلح موعود دس بجے شروع ہوگا اس لئے مجلس عاملہ کا اجلاس ایک گھنٹہ پہلے ہوگا۔

آنریری سیکرٹری لجنہ لاہور
۱۱۵- اے میو روڈ- لاہور

محترم میاں فتح محمد صاحب مرحوم

میرے دادا جان محترم میاں فتح محمد صاحب مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا۔ آپ کی پیدائش ۱۸۸۲ء میں اپنے آبائی گاؤں نلونڈی مجھنگلاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں ہوئی۔ آپ کے والد ماجد کا نام شہاب الدین صاحب تھا۔ اوائل عمر سے ہی عبادت الٰہی میں خاص شغف تھا، نماز باقاعدگی سے پانچوں وقت مسجد میں باجماعت ادا کرتے تھے اور اپنے والدین کے ساتھ بہت ہی حسن سلوک کے ساتھ پیش آتے اور کبھی ان کی موجودگی میں بلند آواز سے نہ بولتے تھے اپنے رشتہ داروں میں، شرافت، دیانت راستبازی اور مہمان نواز ہونے کی وجہ سے مقبول تھے۔

باوجود ان پڑھ ہونے کے نہایت ذہین اور سمجھدار تھے جو ایک مرتبہ سُن لیتے بڑی اچھی طرح یاد رکھتے تھے، قرآن مجید کی اکثر سورتیں آپ کو حفظ تھیں۔

مرحوم تین بہن بھائی تھے۔ جب آپ کے والد صاحب بیمار ہو گئے تو وہ اپنے سسرال میں چلے گئے اور وہاں پر ہی وفات پا گئے اس وقت آپ کی عمر صرف آٹھ برس تھی۔

۱۹۰۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ رشتہ داروں نے آپ کی شدید مخالفت کی۔ مگر آپ کے پائے استقلال میں ذرہ بھر بھی لغزش نہ آئی جمعہ کی نماز آپ قادیان میں جاکر ادا کیا کرتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملاقات کا شرف حاصل کرتے۔ خلافت اولیٰ اور خلافت ثانیہ میں بھی اکثر قادیان میں جاکر نماز جمعہ ادا کیا کرتے تھے۔

فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مسیح پاکؑ سیر کے لئے باہر جاتے تھے حضور اپنی معمول کی رفتار سے چلتے تھے لیکن ہم دوڑ دوڑ کر آپ کے ساتھ ملتے تھے۔ ایک دفعہ حضور نے تعلیم الاسلام ہائی سکول (قادیان) کے میدان میں بیٹھنا چاہا تو میں نے ایک کھدر کا کپڑا جو کہ میرے ساتھی کے پاس تھا۔ زمین پر بچھا دیا حضور اُس پر بیٹھ گئے۔ حضور نے ہمیں مخاطب کر کے فرمایا! کہ اس وقت تو یہ جگہ ویران نظر آتی ہے۔ مگر ایک زمانہ آئے گا کہ یہاں پر بہت لوگ اکٹھے ہوا کریں گے۔ اور بڑی رونق ہوگی۔ بڑی بڑی شاندار عمارتیں بنیں گی۔ چنانچہ ہم نے وہ نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اس جگہ پر جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ہوتا اور تعلیم الاسلام ہائی سکول اور بورڈنگ ہاؤس وغیرہ وہاں پر بنے اور اس طرح جنگل میں منگل کا نظارہ بن گیا۔

تمام چندہ جات میں اپنی حیثیت کے مطابق باقاعدگی سے حصہ لیتے تھے فضول اور لغو باتوں اور بُری مجلس سے اجتناب کرتے اپنا فارغ وقت تسبیح و تحمید اور عبادت میں گذارتے تھے۔

۱۹۴۷ء میں آپ اپنے گاؤں سے ہجرت کر کے ملتان چلے آئے، ۱۹۵۳ء میں فسادات کے وقت آپ سرگودہا کے نواحی گاؤں چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودہا میں چلے آئے اور وہاں پر اپنی عمر کا کافی عرصہ گذارا۔ اسکے بعد آپ ربوہ میں تشریف لے آئے اور اپنی عمر کا باقی حصہ آپ نے یہاں پر ہی گذارا۔

چند دن کی علالت کے بعد مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۷۱ء بوقت ۱۰ بجے دن اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

وفات سے دس بارہ روز قبل ہی آپ نے کہنا شروع کر دیا تھا۔ کہ اب تو میں آپ کے پاس چند روز کا مہمان ہوں۔

مرحوم کے پسماندگان میں ایک بیوہ تین بیٹے، ایک بیٹی ۵ پوتے دو پوتیاں اور تین نواسے نواسیاں یادگار ہیں نماز جنازہ مورخہ ۱۷ فروری کو بوقت نو بجے صبح دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے غربی احاطہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے پڑھائی۔ اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں لائی گئی، مرحوم موصی ہونے کے علاوہ صحابی بھی تھے لہٰذا قطعہ صحابہ میں مدفون ہوئے۔ عمر قریباً ۹۰ برس پائی۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کے درجات کو بلند فرمائے اور آپ کی نسل کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(خاکسار محمد رمضان خادم جامعہ احمدیہ ربوہ)

امتحان سہ ماہی اول انصار اللہ

تاریخ امتحان ۱۲ امان/مارچ بروز جمعہ برائے ربوہ۔ ۱۴ امان/مارچ برائے بیرونجات

نصاب۔ (۱) ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۲ نصف اول
(۲) تین دلائل ہستی باری تعالیٰ
(۳) علامات ظہور مہدی
(۴) شہدائے احمدیت کے نام۔

سابق اعلان پارہ نمبر ۱ غلطی سے درج ہو گیا تھا۔ جملہ اراکین انصار اللہ سے گذارش ہے کہ وہ تصحیح کو نوٹ فرمالیں۔

(قائد تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انعامی مقابلہ

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال علمی و تحقیقی مضامین لکھنے کا انعامی مقابلہ کروایا جاتا ہے۔ اس کے لئے اس سال حسب ذیل عنوان تجویز کیا گیا ہے:-

"لین دین کے متعلق قرآنی اصول"

یعنی قرآن کریم نے تجارت۔ بیع و شراء۔ قرضہ اور ہبہ وغیرہ کے متعلق جو اصول بیان فرمائے ہیں ان کی تفصیل۔ یہ مقالہ پندرہ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والے خدام کو علی الترتیب -/۵۰، -/۳۰ اور -/۲۰ روپے کے نقد انعامات سالانہ اجتماع ۱۹۷۱ء کے موقعہ پر دئے جائیں گے۔

خدام کو اس مقابلہ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینا چاہیئے۔ شہری مجالس یہ کوشش کریں کہ ان کی مجلس کی طرف سے کم از کم ایک نمائندہ اس مقابلہ میں ضرور شریک ہو۔ تمام مقالہ جات ۱۰ ستمبر ۱۹۷۱ء تک مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام بھجوا دئے جائیں۔ اس تاریخ کے بعد وصول ہونے والے مقالے شریک مقابلہ نہیں ہو سکیں گے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار کا چھوٹا بھائی اور بہن پانچ چھ یوم سے ٹائیفائیڈ میں مبتلا ہیں۔ فی الحال کوئی افاقہ نہیں۔ ہر دو کی صحت کے لئے درددل سے دعا فرمائیں۔

(شیخ نعمت الرحمان لائل پور)

۲۔ خاکسار کے والد صاحب کافی دنوں سے بعارضہ ٹی بی بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (رفیق احمد نعیم ڈیرہ غازیخان)

۳۔ میری بیوی کا عرصہ پندرہ دن سے سخت بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ احباب دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ بیماری سے شفا دیوے۔

(عبدالغفور سرائے نورنگ (بنوں))

۴۔ محترم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب آجکل لندن میں بعارضہ ہائی بلڈ پریشر سخت بیمار ہیں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مکرم مرزا صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درددل سے دعا فرمائیں۔ (نصیر احمد لاہور)

برائے توجہ مربیان و منتظمین اطفال الاحمدیہ

نئے فہرست تجنید فارم مجالس کو روانہ کئے جا رہے ہیں۔ ان کے مطابق جلد از جلد تجنید کا ریکارڈ مکمل فرمائیں۔ پھر ایک فہرست تجنید مکمل اندراجات کے ساتھ مرکز میں بھجوادیں اور ایک فہرست (نقل) اپنے ہاں ریکارڈ میں رکھیں۔"

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ وہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال۔ سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۳۰۰

میں بشیر احمد ولد محمد ادریس صاحب قوم آرائیں پیشہ زراعت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن جمال پور ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: بشیر احمد سکنہ جمال پور ضلع نواب شاہ
گواہ شد: عبداللطیف جمال پور ضلع نواب شاہ سندھ
گواہ شد: شرافت احمد کارکن دفتر وقف جدید ربوہ

مسل نمبر ۲۰۳۰۱

میں فاطمہ بی بی بیوہ چوہدری محمد عنایت اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن حسن آباد راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر وصول شدہ ۱۶۲۰/۳۳ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۵ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: فاطمہ بی بی مکان نمبر ۲۱/۸ ڈھوک حسن آباد راولپنڈی چھاؤنی
گواہ شد: حمید احمد راولپنڈی
گواہ شد: نواب دین " "

مسل نمبر ۲۰۳۰۲

میں بشریٰ بیگم زوجہ ملک نصر اللہ خاں صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱: ایک پلاٹ، اراضی جو بچوں کو دے دیا گیا ہے مالیتی: ۲۵۰۰/۰۰ روپے
زیور طلائی وزنی ۸ تولہ مالیتی: ۱۲۰۰/۰۰ "
حق مہر ۲۰۰۰/۰ روپے خاوند سے وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: بشریٰ بیگم ۲۳ ایونگ روڈ نیلا گنبد لاہور
گواہ شد: ملک نصر اللہ خاں (خاوند موصیہ لاہور)
گواہ شد: سیف اللہ خاں (پسر موصیہ) لاہور

مسل نمبر ۲۰۳۰۳

میں محمد اسمٰعیل ڈرائیور ولد میاں پیر محمد صاحب قوم ڈار پیشہ دکانداری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک مکان رہائشی واقع لاہور مالیتی: -/۱۵۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: محمد اسمٰعیل ڈرائیور مین بازار گنج مغلپورہ لاہور۔
گواہ شد: غلام رسول صدر حلقہ گنج مغلپورہ لاہور
گواہ شد: محمد احمد سیکرٹری مال گنج لاہور

مسل نمبر ۲۰۳۰۴

میں شاہدہ محمود زوجہ ڈاکٹر محمود احمد صاحب طاہر قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن گمبٹ ضلع خیرپور میرس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) زیور طلائی وزنی ۱۲ تولے مالیتی: -/۱۹۲۰ روپے
(۲) گھڑی ایک عدد مالیتی: -/۱۰۰ روپے
(۳) حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: شاہدہ محمود اہلیہ ڈاکٹر محمود احمد صاحب طاہر انچارج ڈسپنسری ہسپتال گمبٹ ضلع خیرپور میرس
گواہ شد: محمود احمد طاہر (خاوند موصیہ) گمبٹ ضلع خیرپور میرس
گواہ شد: نصر اللہ خاں ناصر مربی سلسلہ احمدیہ نواب شاہ سندھ

مسل نمبر ۲۰۳۰۵

میں امتہ الکریم نصرت بنت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب قوم جٹ چھمٹ پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

الامتہ: امتہ الکریم نصرت دار الصدر غربی ربوہ
گواہ شد: غلام مرتضیٰ صاحب وکیل القانون ربوہ
گواہ شد: ڈاکٹر غلام مصطفیٰ دار الصدر غربی ربوہ

درخواست دعا

میرا سالانہ امتحان ۱۷ اپریل ۱۹۷۱ء کو شروع ہو رہا ہے میرا ارادہ ہے کہ خدمت دین کے لئے اپنی زندگی وقف کروں اس لئے دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامیاب فرمائے۔

نفضل احمد جماعت دہم نیو میرپور
(آزاد کشمیر)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں (مینیجر)

دوائی فضل الٰہی برائے نرینہ اولاد نوے فی صد لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ مکمل کورس ۹ گولی بیس روپے ۲۰/ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

سیکرٹریان تحریک جدید سے ایک گزارش

ماہنامہ تحریک جدید۔ تحریک جدید کے ذریعہ بیرونی ممالک میں کام کرنے والے مبلغین کی کارکردگی کی ایک جھلک پیش کرتا ہے۔ آج کل علمی دلیل تو ضروری ہے ہی لیکن عملی دلیل کے متعلق یہ بجا طور پر محسوس کیا جا رہا ہے کہ زیادہ مؤثر ہے۔

آپ بیرونی ممالک میں جماعت کا تبلیغی تربیتی اور تعلیمی کام نہ صرف جماعت کے دوستوں کے سامنے رکھنے کی کوشش کریں۔ بلکہ غیر از جماعت احباب کو بھی ان مساعی سے باخبر کریں۔

یہ کام ماہنامہ تحریک جدید کی اشاعت کو وسیع سے وسیع تر کرنے سے نہایت احسن طریق پر سرانجام دیا جا سکتا ہے آپ مہربانی فرما کر اپنے حلقہ میں ماہنامہ تحریک جدید کی اشاعت کی توسیع کے لئے کوشش فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں:

اپنی کوششوں سے ماہنامہ کے دفتر کو بھی آگاہ کرتے رہیں تو ادارہ کی ممنونیت کا باعث ہوگا

اگر آپ کو پرچہ نہیں مل رہا تو ہمیں اطلاع دیں۔

(ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید۔ ربوہ)

مرکزی امتحانات اطفال الاحمدیہ

امسال اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات انشاء اللہ تعالیٰ ماہ مئی میں منعقد ہوں گے۔ امتحان کا نصاب "کامیابی کی راہیں" کتابی صورت میں شائع شدہ ہے جو اکمل برادرز گولبازار ربوہ سے قیمتاً ملتا ہے۔

قائدین کرام اپنی اپنی مجلس کا جائزہ لے کر سب بچوں کو امتحانات میں شامل کرنے کی کوشش فرمائیں اور ابھی سے تیاری شروع کروا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۶/۲/۷۱ یوم جمعہ بوقت نو بجے صبح میونسپل کمیٹی چنیوٹ میں فوجی بھرتی ہوگی امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی

قد = ۵ فٹ ۶ انچ وزن = ۱۱۳ پونڈ چھاتی ۳۲ - ۳۰

تعلیم = پانچ جماعت عمر = ۱۷ سال سے ۲۰ سال

میٹرک پاس کی عمر ۱۷ سال سے ۲۱ سال۔

(نظارت امور عامہ)

نصیر احمد بھٹی کہاں ہیں؟

میرا لڑکا نصیر احمد بھٹی عمر ۱۶ سال قد قریباً ۵ فٹ رنگ گورا۔ گھر سے تلاش روزگار کے لئے گیا تھا چھ ماہ کا عرصہ ہو چکا ہے۔ اس کی خیریت کی اطلاع نہیں ملی جس کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں۔ اگر کسی دوست کو اس کا علم ہو تو وہ مجھے اطلاع دے کر ممنون فرمادیں اور اگر عزیزم نصیر احمد بھٹی خود یہ اعلان پڑھے یا سنے تو وہ اپنی خیریت سے جلد مطلع کریں۔

نیز دوست دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ میرے بیٹے کو جہاں بھی ہو اپنی حفاظت میں رکھے اور اگر وہ کسی مشکل میں ہو تو اللہ تعالیٰ اسے مشکلات سے رہائی بخشے اور ہر طرح سے اس کا معین و مددگار ہو۔

(چوہدری اقبال احمد بھٹی۔ موضع بکھرواہ گورنمنٹ مڈل سکول ڈاکخانہ درخواست جمال خان ضلع ڈیرہ غازی خان)

سرمہ خورشید

ایک لاجواب اور مجرب ہے روزگار سرمہ

آنکھوں کی بیشتر امراض

خارش پانی بہنا۔ موتیا بند

ککرے وغیرہ کے لئے

لاجواب تحفہ

قیمت:-

فی شیشی سوا روپیہ

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی صحت

اور

صفائی کے لئے

بہترین سرمہ

جو متعدد جڑی بوٹیوں کا بیاد رنگ کا جوہر ہے

بچوں بڑوں سب کے لئے مفید

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ فون نمبر ۳۸

مرغی خانہ

چوزے اور چوزے گر مشینیں

۲۰۰ انڈے سے ۲۰۰۰ انڈے تک ہم خریدیں

ڈیڑھ ایک روزہ چوزے مکس ۱۵۰ روپے سینکڑہ

یک روزہ پٹھیاں نر ۹۰/- ۳۰۰ روپے سینکڑہ

دو صد انڈے والی مشینیں تیل کی ۳۰۰/- بجلی کی ۴۰۰/-

بجلی اور تیل دونوں سے چلنے والی ۴۰۰/-

منیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

دانتوں کی دوایات

اینٹی پائیوریا۔ گوشت خورہ کیلئے قیمت ۱۰/-

اینٹی کیریز۔ دانتوں کے گھن کیلئے ۱۰/-

اینٹی کیریز فار بے بیز۔ بچوں کے

دانت نکالنے کی تکالیف کیلئے ۵/-

دانت درد کے لئے ٹوتھ کیور ۱/۲ روپے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی

گولبازار ربوہ

مفت

۱۳۰ صفحہ کی کتاب تاج الصحت بار بار پڑھئے

اور دامن مراد بھر لیجئے یہ بے مثل کتاب دواخانہ

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی کے

پتہ پر ایک کارڈ بھیجکر مفت

منگوائیں

بالکل نیا تحفہ

کاجل نور بصر

آزمائیے

چہرہ کے لئے

بیوٹی لوشن

تیار کردہ: دواخانہ خدمت خلق ربوہ

الفضل میں اشتہار دینا کامیابی کی کلید ہے۔

دعائے مغفرت

میرے ہم زلف مکرم چوہدری غلام محمد صاحب منشی واٹر کورس نمبر ۱۶ محمد آباد اسٹیٹ سندھ کا ہونہار اور جوان فرزند عزیز نصیر احمد بعمر ۲۳ سال جو بشیر آباد اسٹیٹ (سندھ) میں تجارت کا کام کرتا تھا مورخہ ۱۱/۲/۳۰ بوقت چار بجے شام نہایت ہی مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون یہ جوانا مرگ عزیز مرحوم کے والدین خصوصاً اس کی والدہ کے لئے جو پہلے ہی دل کی مریضہ ہیں ایک اندوہناک حادثہ ہے اس حادثہ فاجعہ پر مکرم چوہدری عبد القدوس صاحب منیجر و امیر جماعت احمدیہ بشیر آباد اور دیگر احباب جماعت نے جس بے مثال اخوت۔ ایثار اور اخلاص و محبت کا مظاہرہ کیا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو اس کی بہترین جزاء عطا فرماوے۔ احباب جماعت سے التماس ہے کہ دعا فرمادیں مولیٰ کریم عزیز مرحوم کی مغفرت فرما کر بلند درجات عطا فرماوے اور اس کے والدین و اقرباء کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

محمد اشرف ناصر شاہد۔ مربی جماعت احمدیہ مقیم حیدر آباد۔

ماہ بماہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی سے ایک ماہ میں دو ماہ کا چندہ ادا کرنا پڑیگا۔ ناظر بیت المال ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کا مثالی اجتماعی وقارِ عمل

۱۵۰۰ مکعب فٹ مٹی ڈال کر ۴۳۶ فٹ لمبی سڑک بنائی گئی۔

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۹ تبلیغ بروز جمعۃ المبارک صبح ۷½ بجے محلہ دارالبرکات کے جنوبی اور دارالعلوم غربی کے شمال مغربی کونہ پر واقع سڑک پر ایک مثالی اجتماعی وقار عمل منایا گیا جس میں ربوہ کے چوبیس ۲۴ حلقہ جات کے ۹۱۰ خدام کے علاوہ صدر مجلس محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے بھی شمولیت فرمائی۔ یہ سڑک بہت خراب حالت میں تھی اور جگہ جگہ گڑھے پڑے ہوئے تھے دراصل اس سڑک کا وجود کاغذوں تک ہی محدود تھا۔ موقعہ پر سڑک نظر نہ آتی تھی۔ مجلس ربوہ نے اس سڑک کی تعمیر کے لئے ایک مثالی وقار عمل منانے کا پروگرام بنایا چنانچہ کئی روز پہلے آبادی کمیٹی ربوہ سے نقشہ حاصل کر کے اور چوہدری عبداللطیف صاحب اوورسیر سے موقعہ پر مشورہ کر کے مکمل سکیم تیار کی گئی۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات کی روشنی میں وقار عمل کا پروگرام بنایا گیا۔ خدام کی تعداد اور دو گھنٹے کے وقار عمل کو مد نظر ۴۳۶ فٹ لمبی ۲۰ فٹ چوڑی سڑک بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔ سڑک پر دونوں طرف مٹی اٹھانے کے لئے جگہ تجویز کی گئی اور اس پر چونے کے نشانات لگائے گئے۔ نیز کام کے لئے سڑک کی ۴۳۶ فٹ لمبائی کو ربوہ کے ۲۴ حلقوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ اور ہر حلقہ کے لئے الگ الگ نشانات لگا دیئے گئے اور محلہ جات کے ناموں کے بورڈ ان کے کام کرنے کی جگہ پر نصب کر دیئے گئے۔

اس وقار عمل میں خدام کی زیادہ سے زیادہ حاضری کے لئے مجلس نے خصوصی کوشش کی۔ مہتمم مقامی کی طرف سے زعماء حلقہ جات کو ایک تفصیلی سرکلر بھجوانے کے علاوہ اخبار الفضل میں اعلان کروایا گیا ایک ہفتہ قبل بڑے سائز کا پوسٹر طبع کروا کر نمایاں جگہوں پر چسپاں کروایا گیا۔ وقار عمل سے ایک گھنٹہ قبل جیپ پر لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ تمام محلہ جات کے خدام سے شمولیت کی درخواست کی گئی۔ مجلس مقامی مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب کی ممنون ہے کہ انہوں نے اس کام کے لئے اپنی جیپ عنایت فرمائی اور خود ہی اسے ڈرائیو کرنے کی زحمت گوارا فرمائی۔

فجزاہ اللہ احسن الجزاء

کسیاں اور تغاریاں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے حاصل کر کے ایک روز پہلے ہی جائے وقار عمل کے قریب ایک کمرہ میں محفوظ کر لی گئی تھیں جتنا سامان کم تھا صدر محترم نے ازراہ مہربانی نیا خرید کر پورا فرما دیا۔

۷½ بجے وقار عمل کے لئے وقت مقرر تھا۔ خدام وقت سے پہلے ہی پہنچنا شروع ہو گئے جو خدام وقت سے پانچ سات منٹ پہلے تشریف لائے ان میں صدر محترم بھی شامل تھے۔ انہوں نے اپنے محلہ دارالصدر جنوبی کے خدام کے ساتھ مل کر پورا وقت کام کیا ساتھ ساتھ مجلس کی راہنمائی بھی کرتے جاتے تھے۔ پونے آٹھ بجے سے پہلے پہلے سب خدام اپنے زعماء اور بلاک لیڈر صاحبان کی سرکردگی میں اپنی اپنی الاٹ شدہ جگہ پر وقار عمل میں مصروف ہو گئے یہ وقار عمل دو گھنٹے تک جاری رہا۔ خدام نے ہمت جوش اور ولولہ سے اپنے اپنے حصہ کا کام پورے نظم و ضبط کے ساتھ سرانجام دیا۔ اور جن حلقہ جات نے اپنے حصہ کے کام کو جلد ختم کر لیا انہوں نے دوسرے محلہ جات کے خدام کا ہاتھ بٹایا۔

(باقی)

مشرقی پاکستان کے طوفان زدہ بھائیوں کی امداد

ہیمبرگ کے احمدی احباب کا عطیہ

ہیمبرگ سے مکرم قاضی نعیم الدین احمد صاحب (مبلغ ہیمبرگ) نے اطلاع دی ہے کہ جماعت احمدیہ ہیمبرگ نے مشرقی پاکستان کے طوفان زدہ بھائیوں کے لئے ۸۳ مارک کی رقم کا عطیہ پاکستانی کونسلیٹ میں دیا ہے۔ اس رقم کے حصول پر پاکستانی کونسلٹ نے مشن کو شکریہ کا خط ارسال کیا ہے۔

احباب جماعت اپنے طوفان زدہ بھائیوں کی تکالیف دور ہونے کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم ٹھیکیدار غلام رسول صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ — افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم ٹھیکیدار غلام رسول صاحب ۲۰-۲۱ فروری ۱۹۷۱ء کی درمیانی رات کو سوا گیارہ بجے کے قریب ۸۲ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے بموجب ۲۱ فروری بروز اتوار بعد نماز عصر محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا مرحوم کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا قبر تیار ہونے پر آپ کے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ گیمبیا نے دعا کرائی۔

محترم ٹھیکیدار غلام رسول صاحب محترم چوہدری عبدالرزاق صاحب آف جھنگڑ کلاں تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور کے فرزند اکبر تھے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریری بیعت ۱۹۰۶ء میں کی تھی جب کہ آپ ڈنیا پور ضلع ملتان میں مقیم تھے۔ وہاں سے آپ ۱۹۰۹ء میں ہجرت کر کے قادیان آ گئے۔ ۱۹۰۹ء سے ۱۹۱۹ء تک آپ قادیان میں ہی رہائش پذیر رہ کر خدمات بجا لاتے رہے اس عرصہ میں دار المسیح میں تعمیر کے تمام کام اور متعدد دیگر تعمیرات آپ ہی کی زیر نگرانی انجام پاتی رہیں پھر منارۃ المسیح کی تعمیر کے وقت آپ کو خدمات بجا لانے کا شرف حاصل ہوا آپ نے اس کی تعمیر میں اس کے مکمل ہونے تک کام کیا۔ ۱۹۱۹ء میں آپ بہاولپور چلے گئے جہاں آپ نے ۱۹۲۴ء تک بطور اوورسیر کام کیا اور پھر ۱۹۲۴ء سے ۱۹۴۴ء تک وہاں ٹھیکیداری کا کام کرتے رہے۔ ۱۹۴۴ء میں قادیان واپس آ کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی زیر نگرانی فضل عمر انسٹی ٹیوٹ کے لئے عمارت تعمیر کرائی۔ قیام پاکستان کے بعد آپ نے پھر بہاولپور میں ٹھیکیداری کا کام شروع کیا۔ ۱۹۵۰ء میں آپ کو ربوہ بلایا گیا اور صدر انجمن کے زیر انتظام اینٹوں کا بھٹہ چلانے کا کام آپ کے سپرد ہوا۔ بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اجازت سے ۱۹۵۷ء میں آپ نے اپنا بھٹہ شروع کیا۔ اور وفات تک اسے کامیابی سے چلاتے رہے۔

آپ نے اپنے پیچھے دو صاحبزادیاں اور تین صاحبزادے چھوڑے ہیں۔ مکرم مولوی صالح محمد صاحب جو عرصہ تک گھانا میں خدمات بجا لاتے رہے ہیں اور مکرم علیم الدین صاحب ڈپٹی سیکرٹری محکمہ فنانس حکومت پاکستان (جو آج کل یو این او کی طرف سے سیرالیون میں ڈپٹی فنانشل ایڈوائزر ہیں) آپ کے داماد ہیں۔ آپ کے فرزندوں میں مکرم حافظ عبداللہ صاحب، مکرم عبدالمجید ایم اے ریسرچ آفیسر وزارت مواصلات اور مکرم عبدالسمیع صاحب ایم ایس سی (حال مقیم انگلستان) شامل ہیں آپ کی ۴ بہنیں اور ۴ بھائی مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب، مکرم صوبیدار میجر محمد رشید صاحب پشاور مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ گیمبیا و بلاد عربیہ اور مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ (ربوہ) بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ اور اپنے اپنے رنگ میں خدمات سلسلہ بجا لا رہے ہیں۔

محترم ٹھیکیدار صاحب مرحوم نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے غرباء پروری کا وصف آپ میں خاص طور پر نمایاں تھا۔ ربوہ کی بہت سی مسجدوں کی تعمیر کے وقت آپ نے اپنے بھٹہ سے خاصی تعداد میں مفت اینٹیں مہیا فرمائیں آپ موصی تھے اور حصہ جائیداد آپ نے اپنی زندگی میں ہی ادا کر دیا تھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ٹھیکیدار صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور آپ کو اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے اور آپ کی اولاد اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴